بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

عقیدۂ ختم نبوت

- عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں
- عقیدۂ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں
- فتنہ قادیانیت
- اساتذہ کا کردار

TEACHERS' ORGANIZATION

TEACHERS' ORGANIZATION

MISSION

To equip educators with a thorough theological understanding and effective teaching methodologies, enabling them to communicate Islamic beliefs, particularly the creed of Khatm-e-Nubuwwat to their students and preserve these beliefs, thereby protecting the Islamic faiths from distortions and misinterpretations.

VISION

To establish a global network of educators to preserving and defending authentic Islamic beliefs, deeply embedding the creed of Khatm-e-Nubuwwat within the new generation—ensuring they grow up with an unshakable conviction that Prophet Muhammad ﷺ is the final messenger of Allah. and no prophet will come new after him until the Day of Judgment.

Contact# 0336 3007571
Muhammad Hamid Raza Khan
teachersorganisation@gmail.com

SCAN ME

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

فتح باب نبوت پہ بے حد درود ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

حضور اکرم نور مجسم حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننا یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو قرآن وسنت کی نصوص قطعیہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔اس عقیدہ کی حفاظت کے لیے صحابہ کرام نے جھوٹے مدعیان نبوت سے خون ریز جنگیں لڑیں اور انہیں واصل جہنم کر کے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی کیفیت میں نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔اس اساسی عقیدہ کی حفاظت کے لیے جہاں مجاہدین نے اپنی تلواروں کے جوہر دکھائے وہیں علمائے ملت نے بھی اپنے قلم سے اس عقیدہ کے تحفظ اور دفاع کے دلائل کے انبار لگا دیے اور ہر زمانہ میں اٹھنے والے فتنوں اور شکوک وشبہات کا دندان شکن جواب دیا۔

برصغیر پاک وہند میں بھی اس حوالے سے فتنہ قادنیت نے جو عقیدہ ختم نبوت میں نقب لگانے کی مذموم سازش کی مسلمانان ہند نے اپنے ایمانی جوش اور ولولہ کے ساتھ اس فتنہ کا مقابلہ کیا لیکن چونکہ اس وقت برطانوی سامراج کی حکومت تھی اور اس فتنہ کی سرپرستی و پرورش بھی برطانوی سامراج کر رہا تھا اس لیے مسلمان علماء نے جہاد بالقلم اور جہاد باللسان کے ذریعہ اس فتنہ کی بیخ کنی کی اور مرزائی دجال کے دجل و فریب کا دندان شکن جواب دیا مفتی غلام دستگیر قصوری، امام اہلسنت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، پیر مہر علی شاہ ارحم اللہ علیہم اجمعین سمیت شمع رسالت کے پروانوں کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے ہر محاذ پر اس فتنہ کا مقابلہ کیا۔پاکستان کے قیام کے بعد قائد ملت اسلامیہ اور علمائے اسلام کی کوششوں سے پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

امت پر لازم ہے کہ وہ ہر زمانہ میں اپنی نسلوں کو اس عقیدہ کی اہمیت سے روشناس کروائیں اور اس کے دلائل یاد کروائیں اور اس عقیدہ کے متعلق پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کا رد سکھائیں۔زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو ان تمام موضوعات کا احاطہ کرتی ہے۔برادرم محمد حامد رضا صاحب روح رواں ٹیچرز آرگنائزیشن اور آپ کی پوری ٹیم کو اس عمیک کتاب کے مرتب کرنے اور اس پر سیمینارز اور مختلف پروگرامز منعقد کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں اللہ کریم اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو امت کے لیے نفع بخش اور مرتب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے آمین۔

مفتی محمد خرم اقبال رحمانی

خطیب حنفیہ عالمگیر جامع مسجد ٹرسٹ، مہتمم اعلیٰ جامعہ سلیم، لانڈھی کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ درود وسلام ہو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو رحمت للعالمین اور خاتم النبیین ہیں، نیز آپ کی پاکیزہ آل اور برگزیدہ صحابہ کرام پر۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ کتاب عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور امت مسلمہ کو قادیانیت جیسے گمراہ کن فتنوں سے بچانے کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے۔ ہمارے اسلاف اور اکابرین امت نے ہمیشہ اس مقدس عقیدے کی حفاظت کی ہے۔اس کتاب کی تیاری میں ٹیچرز آرگنائزیشن کے تمام اراکین کی لگن اور کاوش شامل ہے۔خصوصاً اپنے اساتذہ، مشائخ عظام، علمائے ربانیین اور مفتیانِ کرام کا شکر گزار ہوں جن کی علمی رہنمائی اور فکری بصیرت نے اس کام کو نورِ علم سے منور کیا۔میں اس کتاب کا ثواب اپنے والدین، اہل وعیال، شہدائے یمامہ، تمام شہدائے ختم نبوت، اور ٹیچرز آرگنائزیشن کے تمام اراکین کے نام کرتا ہوں۔خصوصاً ہمارے محترم سابق صدر سر امین الدین قادری رحمۃ اللہ کی عظیم روح کو یہ تحفہ پیش کرتا ہوں، جن کی دانشمندانہ قیادت، دور اندیش سوچ اور انتھک محنت نے اس علمی مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ہم سب کو خاتم النبیین کے عقیدے پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہماری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

احقر

محمد حامد رضا خان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

TEACHER'S ORGANIZATION

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	تعارف	۴
۲	عقیدۂ ختم نبوت اور اسکی اہمیت	۵
۳	عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں	۵۔۷
۴	عقیدۂ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں	۷۔۱۱
۵	عقیدۂ ختم نبوت اور الہامی کتابیں	۱۲۔۱۳
۶	عقیدۂ ختم نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۱۳۔۱۵
۷	عہد میثاق	۱۵۔۱۶
۸	عقیدۂ ختم نبوت اور ائمہ کرام	۱۶۔۱۸
۹	جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کا انجام	۱۸۔۲۰
۱۰	فتنہ قادیانیت	۲۰۔۲۳
۱۱	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴	۲۳۔۲۵
۱۲	قادیانی آرڈیننس	۲۵۔۲۷
۱۳	امام مہدی کا ظہور	۲۷۔۲۸
۱۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول	۲۹
۱۵	اُمتِ مسلمہ کا متفقہ فیصلہ	۲۹۔۳۰
۱۶	اساتذہ کا کردار	۳۰۔۳۲

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے'' (معجم اوسط طبرانی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تعارف:

اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا۔ اس نعمت پر ہم اپنے رب کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ ایمان وہ دولت ہے جو دنیا کی ہر شئے سے اعلیٰ ہے اور جس کا سودا ہم دنیا کی بڑی سے بڑی دولت کے بدلے بھی نہیں کر سکتے۔ صاحبِ ایمان ہونے کے لئے جہاں اللہ رب العزت کو اس کی تمام صِفات کے ساتھ ماننا ضروری ہے وہیں حضور ﷺ کو اللہ کی جانب سے عطا کردہ تمام مناصب کے ساتھ نبی ماننا بھی ضروری ہے۔ ختم نبوت چونکہ حضرت محمد ﷺ کا منصب ہے لہٰذا اگر کوئی شخص جو حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کا امکان بھی مانتا ہو وہ صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا۔ سلسلہ نبوت کا اختتام حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر ہو گیا جس پر بے شمار قرآنی آیات و احادیثِ مبارکہ وارد ہیں لہٰذا اُمتِ مسلمہ کا یہ اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی کسی طور پر بھی گنجائش نہیں۔

مسلمانوں کے اس متفقہ عقیدے کا پرچار کرنے کے لئے ہمارے اسلاف نے اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ استاد ہونے کے ناطے اپنی ملی و مذہبی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے

نسلِ نو تک اس عقیدے کو بھرپور انداز سے پہنچانا ٹیچرز آرگنائزیشن کے قیام کا مقصد ہے۔آج کے اس پرفتن دور میں اساتذہ کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ اپنے طلباوطالبات کی جہاں اخلاقی تربیت کریں وہیں دینی اقدار بچوں تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔اس لئے کہ روزِ محشر ہر ذمہ دار سے سوال ہونا ہے۔

آئیں!اس عظیم مشن میں ہمارے دست وبازو بنیں تا کہ ہم سب مل کر اسلامی اقدار کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لئے اپنا فریضہ ادا کرسکیں۔

عقیدۂ ختم نبوت اور اسکی اہمیت

اسلام آفاقی مذہب ہے سابقہ مذاہب میں اور مذہب اسلام میں نمایاں امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہب تمام اقوام عالم کے لئے رہنما اصول رکھتا ہے اسلام کی آفاقیت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جس طرح ایک خدا پر ایمان رکھنا لازمی اور ضروری ہے اسی طرح پورے روئے زمین کی انسانیت کو ایک ہی نبی کی تعلیمات پر عمل کرنا اور اسی نبی کی نبوت کو مان کر اس نبی کے خاتم ہونے پر یقین رکھنا لازمی اور ضروری ہے۔

اس فکر کو سمجھنا نہایت ہی آسان مسئلہ ہے کہ جیسے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے نہ کسی انسان کا وجود تھا اور نہ کسی نبی اور رسول کا وجود تھا اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی اور رسول کا تصور نہیں ہے اور نہ قیامت تک ہوگا حضرت محمد ﷺ کی نبوت انبیاء میں آخری نبوت ہے اور حضور اکرم ﷺ کی نبوت کا زمانہ بھی آخری زمانہ ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم کی روشنی میں

محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر کلام اللہ کی سب سے واضح شہادت:

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ" اَبَآاَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا. (سورۃ الاحزاب: آیت ۴۰)

ترجمہ:''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے'' تفسیر: اس کی تفسیر میں صحابیِ رسول حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات پر نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا'' (تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

دین مکمل ہوگیا:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

(سورۃ المائدہ: آیت ۳)

ترجمہ:''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا۔اور تمہارے لئے اسلام کو (بطور) دین پسند کرلیا''

تفسیر: علامہ ابنِ کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اس اُمت پر یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے اس امت کو مکمل دین عطا فرمایا۔پس اب انہیں نہ کسی اور دین کی ضرورت ہے اور نہ نبی کی۔اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو خاتم الانبیاء بنایا اور آپ کو تمام جن وانس کی طرف مبعوث فرمایا''

(تفسیر ابن کثیر، جلد ا، صفحہ ۴۸۲)

حضور ﷺ تمام انسانیت کے رسول:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَانِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.

(سورۃ الاعراف: آیت ۱۵۸)

ترجمہ:''آپ کہہ دیجئے اے (دنیا جہان) کے لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جس کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین میں''

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں امام البقائی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''حضور ﷺ تمام مکلفین کی طرف مبعوث کیے گئے وہ جن ہوں، انسان ہوں یا ملائکہ''

(تفسیر نظم الدرر: جلد ۵، صفحہ ۲۹۲)

یہ آیت بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے۔ چونکہ جب حضور ﷺ ہی تمام مخلوق کی طرف رسول بن کر تشریف لائے تو جو اور نبی آئے گا وہ کس کی طرف آئے گا؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت قیامت تک تمام مخلوق کے لیے عام ہے۔

حضور ﷺ کی وحی کا اتباع، سابقہ وحیوں پر ایمان:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ط

(سورۃ الاعراف: آیت ۳)

ترجمہ: ''اس وحی کا اتباع کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہو چکی ہے، اور نہ چلو اُس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے''

تفسیر: اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''تمہارے پاس عنقریب میری مختلف احادیث آئیں گی پس تمہارے پاس میری جو حدیث کتاب اللہ اور میری سنت (معروفہ) کے موافق پہنچے، وہ میری حدیث ہے اور تمہارے پاس میری جو حدیث کتاب اللہ اور میری سنت (معروفہ) کے مخالف پہنچے، وہ میری حدیث نہیں ہے'' (تفسیر مظہری، سنن دار قطنی جلد ۴)

عقیدۂ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حدیث نمبر ۱: بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام سیاست فرماتے۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آجاتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری شریف)

حدیث نمبر ۲: میں تمام مخلوق کی طرف رسول ہوں، مجھ پر انبیاء کرام علیہم السلام ختم ہوئے۔

(مسلم شریف، ترمذی)

حدیث نمبر ۳: میری اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایک محل کی طرح ہے جو نہایت ہی اچھا بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ اسے دیکھنے والے اس کی خوبصورتی پر متعجب ہوتے لیکن ایک اینٹ کی جگہ انہیں کھٹکتی، میں نے آکر وہ جگہ پر کر دی۔ لہذا مجھ پر وہ محل مکمل ہو گیا۔ میں ہی آخری رسول ہوں میں ہی وہ آخری اینٹ (کی صورت) ہوں اور تمام نبیوں کا آخری نبی ہوں۔

(متفق علیہ)

حدیث نمبر ۴: میری امت میں تیس کذاب نکلیں گے ہر کوئی دعوٰی کرے گا کہ وہ نبی ہے، لیکن میں ہی نبی آخر ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۵: اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے نزدیک وہی ہو جو موسیٰ کو نزدیک ہارون تھے، ہاں لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (متفق علیہ)

حدیث نمبر ۶: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمینوں آسمانوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اس کا عرش پانی پر تھا، ان تقدیروں سمیت ذکر میں جو کہ کتاب کی جان ہے، یہ لکھا ہے کہ بیشک محمد ﷺ تمام نبیوں کے آخری نبی ہیں۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر ۷: بے شک رسالت و نبوت منقطع ہو چکی ہے لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (جامع ترمذی)

حدیث نمبر ۸: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔ (جامع ترمذی)

حدیث نمبر ۹: اے لوگو! نبوت کے مبشرات سے کچھ بھی باقی نہیں رہا مگر اچھے خواب، جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لیئے کسی اور کو دکھایا جائے۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر ۱۰: میں محمد ہوں، میں رحمت اور توبہ کا نبی ہوں میں سب سے آخری نبی ہوں، میں حاشر ہوں، میں جہاد کا نبی ہوں۔ (مسند احمد)

حدیث نمبر۱۱: ہم دنیا والوں میں سب سے بعد میں آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہیں تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے حکم نافذ ہوگا۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر۱۲: ہم ہی سب امتوں کے آخر ہیں اور پہلے ہیں جن سے حساب لیا جائے گا، اور سب امتیں ہمارے لیے راستہ چھوڑ دیں گی۔ (سنن ابی داؤد)

حدیث نمبر۱۳: نبوت تو ختم ہوگئی، مبشرات باقی رہ گئیں۔ (مسند احمد، کنز العمال)

حدیث نمبر۱۴: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔ (بیہقی)

حدیث نمبر۱۵: نبوت سے کچھ باقی نہیں بچا مگر اچھے خوابوں کی بشارت۔ (بخاری، کنز العمال)

حدیث نمبر۱۶: اے چچا (عباس) اپنی جگہ سکون کریں اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہجرت ختم فرمائی جیسے مجھ پر نبوت ختم فرمائی۔ (فضائل الصحابہ، ابونعیم)

حدیث نمبر۱۷: میں تمام رسولوں کا قائد ہوں۔ اور مجھے کوئی فخر نہیں اور میں تمام نبیوں کا آخری نبی ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں اور میں شفاعت کرنے والا ہوں اور وہ جس کی شفاعت قبول ہے اور مجھے کوئی فخر نہیں۔ (سنن داری، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۱۸: اللہ کی قسم میں حاشر ہوں اور میں عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں اور میں نبی مصطفٰی ہوں۔ (مستدرک حاکم)

حدیث نمبر۱۹: میں تخلیق میں سب نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں آخر ہوں۔ (طبقات ابن سعد)

حدیث نمبر۲۰: میرے رب کے پاس میرے دس نام ہیں، میں محمد، احمد، فاتح، آخری نبی، ابوالقاسم، حاشر، عاقب (بعد میں آنے والا) کفر کو مٹانے والا، یٰسٓ اور طٰہٰ ہوں۔ (دلائل النبوۃ، ابونعیم)

حدیث نمبر۲۱: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح قدرت میں آخری نبی لکھا گیا تھا جبکہ آدم اپنی مٹی میں تھے۔ (سنن بیہقی، کنزل العمال)

حدیث نمبر۲۲: نبوت تو چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہوسکتی۔
(معجم کبیر، طبرانی، کنز العمال)

حدیث نمبر۲۳: میں نے جو کچھ بھی اللہ سے مانگا اس نے ضرور عطا کیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (معجم اوسط طبرانی)

حدیث نمبر۲۴: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے کمالات پورے کرنے کے لئے بھیجا۔ (شرح السنہ، مشکوۃ)

حدیث نمبر۲۵: رسولوں میں اول آدم علیہ السلام اور آخر محمد ﷺ ہیں۔ (نوادر الاصول)

حدیث نمبر۲۶: اور میں تمام نبیوں کے آخر میں آیا ہوں اور نہایت کامل ہوں۔ (مطالع المسرات)

حدیث نمبر۲۷: بے شک میرے کئی نام ہیں، میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو ختم فرمائے گا، میں حاشر ہوں کہ میرے قدموں میں لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (سنن نسائی، مشکوٰۃ)

حدیث نمبر۲۸: میں محمد، احمد، آخری نبی اور حاشر۔ ﷺ (مسلم شریف)

حدیث نمبر۲۹: قیامت کے دن سب محمد ﷺ کے حضور آکر عرض کریں گے، اے محمد ﷺ آپ اللہ کے رسول اور نبی آخر ہیں۔ (جامع ترمذی)

حدیث نمبر۳۰: حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا، کون محمد جبرائیل نے کہا نبیوں میں آپ کے آخری فرزند۔ (حلیۃ الاولیاء)

حدیث نمبر۳۱: تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے بشر و نذیر بنایا مجھ پر فرقان نازل فرمایا۔ جس میں ہر چیز کا بیان ہے میری امت کو بہترین امت قرار دیا، اسے اول و آخر قرار دیا، میں ہی فاتح اور خاتم (آخری نبی) ہوں۔
(مسند ابویعلی)

حدیث نمبر۳۲: آپ محمد، اللہ کے رسول ہیں، آخری نبی اور حاشر ہیں۔ (ﷺ) (دلائل النبوۃ)

حدیث نمبر۳۳: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی اے مولا! یہ نور کس کا ہے، فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے وہ اول بھی ہے اور وہ آخر بھی ہے، وہ پہلے شفاعت کرنے والا ہے اور پہلے اس کی ہی شفاعت

قبول ہوگی۔ (ابن عساکر)

حدیث نمبر۳۴: یعنی مجھے فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (شعبہ الایمان بیہقی)

حدیث نمبر۳۵: حضرت سید المرسلین ﷺ نے گوہ سے پوچھا کہ میں کون ہوں، اس نے جواب دیا ! آپ تمام جہانوں کے رب کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ (معجم اوسط طبرانی، البدایہ)

حدیث نمبر۳۶: اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تو نے سچ کہا، وہ مجھے ساری مخلوق سے پیارا ہے اور جب تو نے اس کے وسیلے سے مجھ سے مانگا۔ تو میں نے تیری مغفرت فرمادی، اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا، وہ تیری اولاد سے آخری نبی ہے۔ (معجم کبیر، طبرانی)

حدیث نمبر۳۷: حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ کا نام اول ہے کہ آپ تخلیق میں سب نبیوں سے اول ہیں اور آپ کا نام آخر ہے اس لیے کہ آپ زمانے میں سب نبیوں سے آخر ہیں، یا آخری امت کی طرف آخری نبی بن کر آئے۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر۳۸: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب نہ نکلیں گے ان میں مسیلمہ، عنسی اور مختار بھی شامل ہیں۔ (مند ابو یعلیٰ)

حدیث نمبر۳۹: حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام قیامت کے دن عرض کریں گے!

اے اللہ! میں نے اپنی قوم کو ایسی دعوت دی جو سب قوموں میں مشہور ہوگئی، حتی کہ احمد مصطفیٰ، آخری نبی تک بات پہنچی، انہوں نے اس دعوت کو لکھا، پڑھا، اس پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی۔

(مستدرک حاکم)

حدیث نمبر۴۰: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی، حرمی، مکی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

عقیدۂ ختم نبوت اور الہامی کتابیں

عقیدۂ ختم نبوت اور تورات

اللہ رب العزت نے تورات میں ارشاد فرمایا:

''اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تا کہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا گزرے گی، اے یعقوب کے بیٹو! جمع ہو کر سنو اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ، یہود سے سلطنت نہیں چھوٹے گی۔ اور نہ اسکی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا، جب تک ''شیلوہ'' نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی'' (پیدائش باب ۴۹)

تشریح: تورات کی ان آیات میں حضرت محمد ﷺ کو ''شیلوہ'' کے لقب سے پکارا گیا ہے آپ ﷺ کے آنے سے ہی آل یہود کی حکمرانی ختم ہوئی اور آپ ﷺ بنی اسرائیل کے بجائے بنی اسمائیل سے تعلق رکھتے تھے اور آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے بشیر و نذیر بن کر جلوہ افروز ہوئے اور تمام قومیں آپ ﷺ کی مطیع ہوئیں۔

عقیدۂ ختم نبوت اور زبور

اللہ رب العزت نے زبور میں ارشاد فرمایا:

''اے داؤد! تمہارے بعد ایک نبی مبعوث ہوں گے جن کا نام محمد اور احمد ہوگا، وہ صادق اور سید ہونگے ، میں ان پر کبھی ناراض نہ ہونگا، اور وہ بھی کبھی مجھ پر ناراض نہ ہو۔ (دلائل نبوت، بیہقی ج ۱ ص ۳۸۰)

''اے داؤد! غور سے سن اور اپنے بعد آنے والے سلیمان کو حکم دے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس کا وارث محمد ﷺ اور ان کی امت کو بناؤں گا'' (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۷۳)

تشریح: زبور کی ان آیات میں نہایت واضح اشارے موجود ہیں، حضرت محمد ﷺ ہی احمد ہیں، اور صادق ہیں، سید ہیں، اللہ کی رضا کے مظہر ہیں، ساری زمین کے وارث ہیں اور ان کی امت بھی وارث ہے۔

قرآن کریم کی آیت ہے۔ ''اور بیشک ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھا کہ زمین کے وارث میرے

نیک بندے ہیں“ (سورۃ الانبیاء)

عقیدۂ ختم نبوت اور انجیل

اللہ رب العزت نے انجیل میں ارشاد فرمایا۔

”حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے، دنیا میں آنے کو تھا، وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلے سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا“ (یوحنا باب ۱)

”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسیوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا کہ اسے دنیا کی نجات کے لئے بھیجے، جیسا کہ اس نے اپنے بندے داؤد کی زبانی فرمایا“ (برناباس باب ۱۲)

تشریح: ”حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ سے پہلے آنے والے رسولوں کا اہم ترین فریضہ اللہ رب العزت کی وحدانیت کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کی توصیف بھی بیان کرنا تھا روز میثاق اسی بات کا وعدہ لیا گیا تھا قرآن کریم میں بھی اس امر کی تائید فرمائی ہے ”عیسیٰ ابن مریم نے کہا بے شک میں اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت سناتا ہوں جس کا نام احمد ہے“

عقیدۂ ختم نبوت اور قرآن مجید

قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل فرمادیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا“ (سورۃ مائدۃ آیت ۳)

تشریح ”یہ آیت حضور ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کی واضح دلیل ہے، کیونکہ جب دین مکمل ہو چکا، اس کے احکام میں ردوبدل کی گنجائش نہ رہی تو پھر کسی دوسرے نبی کے آنے کی بھی ضرورت نہ رہی“

عقیدۂ ختم نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

”آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں مدعیان نبوت پیدا ہو گئے تھے۔ مسیلمہ کذاب نے اسی زمانے

میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن آپ کی زندگی میں یہ جھوٹی آواز صور صداقت کے سامنے نہ ابھر سکی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد بہت سے حوصلہ مندوں کے دماغ میں یہ سودا سما گیا“ چنانچہ اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد اور کئی مدعیان نبوت پیدا ہو گئے، مرد تو مرد عورتیں تک اس خبط میں مبتلا ہو گئی تھی۔ تمام خلفاء نے اپنے اپنے دور میں تحفظ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جہد و جہد کی۔

عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ختم نبوت کے عظیم پاسبان بن کر میدان میں اترے اور ان کی قیادت میں صحابہ کرام نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت پر اپنی زندگیاں قربان کر دیں، جنگ یمامہ جو مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی تھی اس میں تین سو ستر مہاجرین، تین سو انصار اور باقی دیگر قبائل عرب کے افراد شہید ہوئے، تمام شہدا کی تعداد بارہ سو تھی جو پچھلی تمام جنگوں کے شہدا کی تعداد سے زیادہ تھی۔

اتنے شہدا کی تعداد سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں قربان کرنا کتنا عظیم فرض ہے جس کو ادا کرنے کے لئے تمام صحابہ کرام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس تاریخی جدوجہد میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ختم نبوت سے والہانہ محبت تمام مسلمانوں کے لئے ناقابل تقلید ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک گوہ سے حضرت محمد ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا:

”آپ رب العالمین کے رسول اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہے اور جس نے انکار کیا وہ ناکام ہے“

عقیدہ ختم نبوت حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں کچھ لوگ پکڑے جو نبوت کے جھوٹے دعویدار مُسَیلمہ کذّاب کی تشہیر کرتے اور اس کے بارے میں لوگوں کو دعوت دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کے سامنے دینِ حق اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ کی گواہی پیش کرو۔ جو اسے قبول کرلے اور مُسَیلمہ کذّاب سے بَراءَت و علیحدگی اختیار کرے اسے قتل نہ کرنا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب کو نہ چھوڑے اسے قتل کر دینا۔ ان میں سے کئی لوگوں نے اسلام قبول کرلیا تو انہیں چھوڑ دیا اور جو مُسَیلمہ کذّاب کے مذہب پر رہے تو ان کو قتل کر دیا۔

عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام برحق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

”حضور پرنور سید العالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں“

ایک اور موقع پر فرمایا! ”حضور پرنور سید العالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبی آخر زماں بن کر تشریف لائے“

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد ﷺ کو غسل دے رہے تھے اور فرما رہے تھے ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضور کے وصال سے وہ چیز ختم ہوگئی جو کسی اور کی موت سے ختم نہیں ہوئی تھی، یعنی نبوت، غیبی خبریں اور آسمانی خبریں ختم ہوگئیں۔

عقیدۂ ختم نبوت اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور پرنور خاتم النبیاء والمرسلین ﷺ کی خاتمیت پر اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

ہمارا بھی ایک سورج ہے اور دنیا والوں کا بھی لیکن ہمارا آفتاب رات کو طلوع ہوتا ہے، ہم سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے لیکن ہمارا خورشید افق کمال پر ہمیشہ درخشاں رہے گا اور غروب نہ ہوگا۔

عہد میثاق:

حضور اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا عہد میثاق سے ثابت ہے جیسا کہ قرآن عظیم میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔

ترجمہ: ”اور یاد کرو اے محبوب ﷺ! اس وقت کو جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے پختہ عہد لیا کہ اے انبیاء و مرسلین جب میں تمہیں کتاب و حکمت دے دوں پھر تمہارے پاس آئے ایک عظیم رسول جو تصدیق کرنے والا ہو اسکی جو تمہارے پاس ہے یعنی ان کتابوں کی جو تم پر نازل ہوئی ہیں تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور تم ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر تم نے میرے وعدے کو پکڑا؟ سب نے اقرار کیا یعنی سب نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تم گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے اوپر گواہ ہوں پس جو شخص بھی اس عہد کے بعد پھر گیا پس وہی لوگ فاسق ہیں“

سورۃ آلِ عمران پارہ ۳ کی اس آیت مبارکہ میں حضرت محمد ﷺ کی شان خاتم النبیین روز روشن کی طرح ثابت ہوئی آیت مذکورہ کے مطابق جب رسالت مآب سرور کونین حضرت محمد ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی بھی نبی و رسول علیہ السلام کا دروازہ من جانب اللہ بند ہے تو پھر کسی جھوٹے نبی کا سکہ کیسے چل سکتا ہے؟ چنانچہ حدیث صحیح میں بھی مذکور ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس حضرت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ بیشک ہم یہود کی بعض باتیں سنتے ہیں۔ جو ہمیں تعجب میں ڈالتی ہیں کیا ہم ان میں سے بعض باتیں لکھ لیا کریں تو اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس طرح حیران و پریشان پھرتے ہو جس طرح یہود و نصاریٰ حیران پھرتے ہیں یقیناً میں تمہارے پاس صاف اور منزہ دین لایا ہوں اگر موسیٰ علیہ السلام بھی اس دنیا میں ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ (بیہقی، شعب الایمان)

عقیدۂ ختم نبوت اور ائمہ کرام

عقیدۂ ختم نبوت اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سراج الامہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا، اس نے اپنی نبوت پر دلائل دینے کی مہلت مانگی تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے بھی اس کذاب سے کوئی دلیل طلب کی، وہ کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ نبی آخر زماں حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(خیرات الحسان فی مناقب النعمان)

عقیدۂ ختم نبوت اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر جھوٹے مدعی نبوت سے اگر کوئی اس کی جھوٹی نبوت پر دلیل مانگے گا تو وہ دلیل مانگنے والا بھی کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ حضور پر نور سید العالمین حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے ''میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی ،حرمی، مکی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں' (تنبیہ الغافلین)

عقیدۂ ختم نبوت اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام ابوعبداللہ محمد شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر جھوٹے مدعی نبوت سے اگر کوئی اس کی جھوٹی نبوت پر دلیل مانگے گا تو وہ دلیل مانگنے والا بھی کافر ہوجائے گا ۔کیونکہ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے: ''میں نے جو کچھ بھی اللہ سے مانگا اس نے ضرور عطا کیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں'' (معجم اوسط طبرانی)

عقیدۂ ختم نبوت اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام ابوعبداللہ احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر جھوٹے مدعی نبوت سے اگر کوئی اس کی جھوٹی نبوت پر دلیل مانگے گا تو وہ دلیل مانگنے والا بھی کافر ہوجائے گا۔

کیونکہ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے: ''بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام سیاست فرماتے۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی آجاتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''

(بخاری شریف)

جھوٹے مدعیان نبوت اور انکا انجام

احادیث مبارکہ کی روشنی میں قیامت تک مختلف ادوار میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے ۳۰ (تیس) کذاب (جھوٹے) ظاہر ہوں گے۔ لہذا ہر دور میں ایسے کذاب پیدا ہوئے اور فدائیان ختم نبوت نے ان کذابوں کی گردنیں اڑا کر ان کو واصل جہنم کیا۔

دورِ نبوت کا کذاب

اسود عنسی (۱۱ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محل میں گھس کر اس کی گردن توڑ کر ہلاک کر دیا۔

خلافت راشدہ کا کذاب

مسیلمہ کذاب (۱۲ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ یمامہ میں اس کو نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔

دور بنوامیہ کے کذاب

مختار ثقفی (۶۷ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ میں مارا گیا۔ حارث کذاب دمشقی (۶۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ عبدالملک مروان کے حکم پر نیزہ مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ مغیرہ عجلی (۱۱۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

بیان بن سمعان تمیمی (۱۹۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ امیر عراق خالد بن عبداللہ قسری نے اسے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

دور بنو عباس کے کذاب

بہا فرید نیشا پوری نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ عبداللہ بن شبعہ رحمتہ اللہ علیہ نے اسے گرفتار کر کے ابو مسلم خراسانی کے دربار میں پیش کیا جنہوں نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔

اسحاق اخرس مغربی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور کی فوج سے شکست کھا کر ہلاک ہوا۔

استاد سیس خراسانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور کے حکم پر خازم بن خزیمہ نے اس کی فوج کو شکست دی اور اسے گرفتار کر کے اس کی گردن اڑا دی۔

علی بن محمد خارجی (۲۰۷ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ معتمد کے زمانے میں موقف نے اس کی فوج کو شکست دے کر اس کا سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھایا۔

بابک بن عبداللہ (۲۲۲ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ خلیفہ معتصم کے حکم پر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر الگ کر دیا گیا۔

علی بن فضل یمنی (۳۰۳ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ بغداد کے لوگوں نے اس کو زہر دے کر ہلاک کر دیا۔

عبدالعزیز باسندی (۳۲۲ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ لشکر اسلام نے محاصرہ کر کے شکست دی اور سر کاٹ کر خلیفۃ المسلمین کو بھجوا دیا۔

حامیم مجلیسی (۳۲۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ قبیلہ معمور سے احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں مارا گیا۔

ابو منصور عسی برگواطی (۳۲۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ بلکین بن زہری سے جنگ میں شکست ہوئی اور ہلاک ہوا۔

سلاطین السلام

اصغر تبلیغی (۴۳۹ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم نصر الدولہ بن مروان نے ایک دستہ بھیج کر

اس کو گرفتار کروایا اور جیل میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

احمد بن قسی (۵۶۰ھ) نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا حاکم عبدالمومن نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جہاں یہ ہلاک ہوا۔

عبدالحق مرسی (۶۶۸ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اس نے ایک روز فصد کھلوایا۔ قہر الٰہی سے خون بہتا رہا۔ یہاں تک کے ہلاک ہوا۔

عبدالعزیز طرابلیسی (۷۱۷ھ)، نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حاکم طرابلیسی کے حکم پر ایک لشکر نے اس کو گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

سابقہ چاروں صدیوں میں سلاطین اسلام کے باہمی انتشار اور دین سے دوری کی بناء پر ممالک اسلامیہ میں فرنگیوں کا تسلط بڑھ گیا۔ اس وجہ سے بایزید روشن (۹۹۰ھ)، بہاء اللہ نوری (۱۳۰۸ھ)، اور مرزا غلام احمد قادیانی (۱۳۲۶ھ) وغیرہ کذاب (جھوٹے مدعی نبوت) سزائے موت سے بچے رہے البتہ قہر الٰہی سے بے نام ونشاں مٹ گئے۔

فتنہ قادیانیت

مرزا غلام احمد قادیانی

مسیلمہ کذاب اور دیگر منکرین عقیدۂ ختم نبوت کا تعلق عرب کی سرزمین سے تھا مگر یہ فتنہ عرب کی سرحد عبور کرتے ہوئے برصغیر میں ظاہر ہوا۔ برصغیر میں اس فتنہء ناریہ کاذبہ کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی کاذب ہے۔ جو کہ مشرقی پنجاب ضلع گرداس پور بمقام قادیان ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوا اور ابتدائی فارسی، عربی، انگریزی اور دیگر تعلیم حاصل کی اور تعلیم کے حصول کے بعد ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں نوکری اختیار کی اور بعد میں انگریز سرکار کی مہربانیوں کا مرکز بنا۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور بعد میں مثیل عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر

بروزی اور ظلی نبوت کا دعویٰ کیا۔ چونکہ یہ فتنہ انگریزوں کا ایجاد، مسلمانوں کے ایمان کو لوٹنے کا ذریعہ اور اس کے ساتھ ساتھ پیغمبر اسلام خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ عیسائیت اور یہودیت کی قدیمی دشمنی کا نتیجہ تھا اسی مقصد کے حصول کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعویٰ نبوت کے لئے تیار کیا گیا۔

مرزا قادیانی کا مہدی موعود ہونے کا دعویٰ

دار قطنی میں محمد بن علی سے مروی ہے کہ مہدی موعود کے ظہور کے لئے دو ایسی علامتیں ہیں جو ابتداء پیدائش آسمان و زمین سے کبھی واقع نہیں ہوئیں اور وہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں کسوف آفتاب ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مہدی موعود ہونے پر اس حدیث رسول ﷺ سے استدلال کیا ہے جس میں خسوف اور کسوف رمضان المبارک میں جمع ہونا نزول مہدی کی علامت فرمائی گئی ہے اور کہتا ہے کہ

میرے دعوے کے ثبوت میں یہ دونوں باتیں جمع ہوگئیں۔ (دیکھو مکتوب عربی صفحہ ۱۷۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد امروہی صاحب اپنی کتاب شمس بازغہ میں فرماتے ہیں:

”اجتماع سورج گرہن اور چاند گرہن کا ماہ رمضان المبارک میں جو نشان صدق مہدی کا کتب واحادیث میں مندرج تھا جب کہ ۱۳۱۱ھ میں واقع ہوا تو تمام دنیا میں پیشتر وقوع ہی سے اس کا شہرہ ہوگیا تھا۔ ہیئت دانوں اور منجموں نے پیشتر وقوع سے ہی اس کو شائع کر دیا تھا۔ اور بعد ازاں وقوع تو کوئی بستی بھی نہ رہی ہوگی جس میں اس کا چرچہ واقع نہ ہوا ہو۔ اب کس کی مجال ہے کہ اس کو مخفی کرے“

مرزا قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور نصاریٰ کے لیے اپنے آپ کو مسیح موعود ثابت کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت بی بی مریم کی شان جلیل میں بہودہ اور گستاخانہ کلمات استعمال کیے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے: اے عیسائی مشنریو! اب (ربنا المسیح) مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں

سے ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ (معیار صفحہ ۱۳)

نیز کہتا ہے: خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کہ مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔

(معیار صفحہ ۱۳۔۱۴)

مرزا ایک اور جگہ کہتا ہے: اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔ (ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے) یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ (دافع البلاء صفحہ ۲۰)

مرزا کہتا ہے: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ (کشتی صفحہ ۵۶)

قادیانی کا کلمہ طیبہ میں اختراع

ترجمہ: ”جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں“ (سورۃ منافقوں آیت ۱)

کلمہ طیبہ ہاتھ پر، گاڑیوں پر، دیواروں پر، مکانوں پر لکھنا شروع کر دیا ان کو اس بات کا علم نہ تھا کہ اللہ رب العزت کا یہ وعدہ ہے کہ وہ قرآن مجید کا محافظ خود ہے۔

۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ من ذالک) محمد رسول اللہ ہے چنانچہ ملاحظہ ہو:

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم:

اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

حوالہ (ایک غلطی کا ازالہ ص نمبر۴ روحانی خزائین ص نمبر ۲۰۷ جلد نمبر ۱۸ مطبوعہ ربواء)

۲) محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں مرزا کے محمد رسول اللہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی عقیدے کے مطابق محمد ﷺ کا دنیا میں دوبارہ آنا مقدر تھا پہلی بار آپ مکہ میں محمد ﷺ کی شکل میں آئے اور دوسری بار آپ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد رسول اللہ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گری ہوی۔

چناچہ ملاحظہ ہو: جیسا کہ ہمارے نبی کریم پانچویں صدی میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی مسیح میں) ایسے ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹی صدی (یعنی تیرویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔

(روحانی خزائن ص نمبر ۲۷۰ جلد نمبر ۱۶)

۳) آنحضرت ﷺ کی دو بعثتیں ہیں یا یہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارا آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔ (روحانی خزائن ص نمبر ۲۴۹ جلد نمبر ۱۷)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

شریعت مطہرہ نے منکرین ختم نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے لیکن پاکستانی قانون میں منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان پر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو بڑا کرم فرمایا اور دو ماہ کی طویل عدالتی بحث و تمحیص کے بعد قانوناً قادیانی، غیر مسلم قرار پائے ۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت اسلامیان پاکستان کی دینی جدوجہد، قربانیوں اور کاوشوں کی حسین داستان کا خوبصورت باب ہے۔ اس تحریک کی مکمل اور مختصر مگر جامع روئیداد ورلڈ اسلامک مشن اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن کی انگریزی کے مترجم حضرت علامہ پروفیسر سید شاہ فرید الحق قادری نے ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

پاکستان کے قیام تک میں ان قادیانیوں نے روڑے اٹکائے۔ یہاں تک کہ ظفر اللہ نے باونڈری کمیشن میں بھی پاکستان کے ساتھ دھوکہ کیا اور کسی طرح گورداسپور قادیان اور کشمیر کو پاکستان سے الگ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کے بعد مسلسل یہ لوگ پاکستان کے خلاف سازشوں میں مبتلا رہے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بناتے رہے بیرونی ملکوں میں اپنے اڈے قائم کیے اور پاکستان کے سہارے غلط پروپیگنڈہ کر کے افریقی اور دیگر یورپی ملکوں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانستے رہے۔

جو کردار مشرق وسطیٰ میں یہودی ادا کر رہے ہیں وہی کردار پاکستان میں قادیانی اور لاہوری کر رہے ہیں، جو بزعم خود احمدی کہلاتے ہیں۔ سواد اعظم اہل سنت کے علماء، صوفیاء اور رہنما جو کہ پاکستان بنانے میں قائداعظم کے شانہ بشانہ لڑے تھے۔ اسی لئے انہیں اس ملک سے قلبی محبت اور لگاؤ تھا اور رہے گا انہوں نے صرف مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ اور نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے لئے مسلم لیگ کا ساتھ دیا تھا۔ لیکن کیا معلوم تھا کہ ان کے ساتھ دھوکا کیا جائے گا اور بعد میں مفاد پرست حضرات پاکستان کے نظریئے کے خلاف عمل پیرا ہونگے۔

۱۹۵۳ کی تحریک ختم نبوت میں بھی علماء اور عوام اہل سنت نے جو کارنامے نمایاں انجام دیئے تاریخ کے اوراق اس کے گواہ ہیں۔ بالخصوص جسٹس منیر کی رپورٹ اس کی منہ بولتی تصویر ہے۔ لاتعداد علماء اہل سنت جیلوں میں گئے۔ سینکڑوں افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی اور مولانا خلیل احمد صاحب قادری کو مارشل لاء کورٹ سے سزائے موت دی گئی ان تمام حالات کے باوجود ان رہبران ملت کے پاؤں میں لغزش نہ آئی۔

۱۹۵۳ کی تحریک اس کے بعض نام نہاد شرکاء اور تنظیم کی خرابی کی وجہ سے ناکام ضرور ہوئی لیکن یہ بھی ایسا بیج بوگئی تھی جس کا پھل کبھی نہ کبھی آنا ضرور تھا۔ خدا کا شکر ہے اس بیج کی آبیاری نوجوان طلباء نے شروع کی۔ اس میں علماء، اساتذہ اور عوام شامل ہوگئے اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کو اس کا پھل نہ صرف اسلامیان پاکستان کو بلکہ پوری ملت اسلامیہ کو ملا۔ یہ کیوں اور کیسے ملا؟ کھیت کی کس کس نے آبیاری کی؟ کون اس شکریہ کے حقدار ہیں؟ یہ ایک لمبی کہانی ہے جو قومی اسمبلی کے رکاڈ پر موجود ہے۔

قوم کے نام ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ایک لمبی تقریر نشر کی۔ عوام کو معلوم ہے کہ بھٹو صاحب کیسی تقریر کرتے ہیں اور کیا کیا الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ انہیں موقع کی سنگینی اور نزاکت کا احساس ہوا، پنجاب آگ میں جلنے لگا، چاروں صوبوں میں تحریک زور پکڑتی گئی۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے بھٹو صاحب نے یہ وعدہ فرمایا کے اس معاملے کو جمہوری طریقے سے طے کیا جائے۔ اس لئے یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں ۳۰ جون کو پیش کر دیا جائے گا۔ وہ جو فیصلہ کرے گی وہ مجھے بھی اور پوری قوم کو قابل قبول ہوگا۔ پاکستان کے تمام مسلمان یہ جانتے ہیں کہ قادیانی مرتد اور کافر ہیں نئے فتوے کی ضرورت نہیں۔ علمائے کرام اپنی حجتیں تمام کر چکے ہیں۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہیں بحیثیت مسلمان کے پاکستان میں تبلیغ کرتے رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ہاں غیر مسلم کی حیثیت سے ان کے جانو مال کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن منافق کی حیثیت سے رہنے کا اختیار نہیں دیا سکتا۔ چونکہ پاکستان میں عظیم اکثریت مسلمانوں کی ہے جو حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے کرتے ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کی نبوت یا وحی کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے کفر اور مرتد مانتے کرتے ہیں۔ اس لئے اس عقیدے کے خلاف جو لوگ بھی ہیں وہ کافر و مرتد ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ چونکہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اس لئے اسلام کے بنیادی عقیدۂ کے خلاف کسی منافق کو تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ لازمی طور پر قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم آئینی حیثیت قرار دیا جائے تا کہ پاکستان سازش سے بچ سکے اور مسلمان اپنے دین و ایمان کا تحفظ کر سکیں۔

قادیانی آرڈیننس

سیکشن۔ ۲۹۸ تعزیرات پاکستان

۲۹۸۔ مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے ارادی مقصد سے الفاظ وغیرہ کہنا۔

جو کوئی شخص کسی شخص کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کے ارادی مقصد سے مذکورہ شخص کی سماعت کی حد تک کوئی لفظ کہے یا کوئی آواز پیدا کرے یا مذکورہ شخص کی نظروں کے سامنے کوئی اشارہ کرے یا مذکورہ شخص کی نظروں کے سامنے کوئی شے رکھ دے تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو ایک سال تک ہو سکتی ہے، یا جرمانہ کی سزا، یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

۲۹۸ (الف) مقدس شخصیات کے بارے میں توہین آمیز الفاظ وغیرہ کا استعمال۔

جو کوئی الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا مرئی نقوش کے ذریعے، یا کسی تہمت، کنایہ، یا در پردہ تعریض کے ذریعے، بلاواسطہ رسول پاک حضرت محمد (ﷺ) کی کسی زوجہ مطہرہ (ام المومنین) یا رسول پاک ﷺ کے خاندان کے کسی فرد (اہل بیت) یا رسول پاک (ﷺ) کے خلفائے راشدین یا ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں سے کسی کے متبرک نام کی توہین کرے گا، تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا، یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان (ترمیم دوم) آرڈیننس ۱۹۸۰ء (نمبر ۴۴ مجریہ ۱۹۸۰ء) کی دفعہ ۲ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۲۹۸ (ب) بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال۔

۱) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو "احمدی" یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا مرئی نقوش کے ذریعے:۔

(الف) رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی شخص کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا رضی اللہ عنہ کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے:

(ب) رسول پاک حضرت محمد ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المومنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے:

(ج) رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے خاندان (اہل بیت) کے کسی فرد کے علاوہ کسی شخص کو اہل بیت کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے:

(د) اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" کے طور پر منسوب کرے، یا موسوم کرے یا پکارے!

اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

۲) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خد کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے، اپنے مذہب میں عبادت کے لئے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پر منسوب کرے یا اس طرح

اذان دے جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں، اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۱۹۸۴ء کی دفعہ ۳ کی رو سے اضافہ کیا گیا۔

۲۹۸(ج) قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے۔

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص جو بلاواسطہ بالواسطہ، خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، یا مرئی نقوش کے ذریعے، اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے، اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائیگی جو تین سال تک ہوسکتی ہے، اور وہ جرمانے کا مستوجب ہوگا۔

امام مہدی کا ظہور

حضرت امام مہدی بارہ اماموں میں آخری امام اور خلیفۃ اللہ آپ کا لقب، نام نامی اسم گرامی محمد والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ وہ نسبتاً سید حسنی، حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہونگے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا ظہور ہوگا آپ کی خلافت اندازاً آٹھ (۸) سال کی ہوگی۔ اور اس کے بعد آپ کا وصال ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ ادا فرمائیں گے۔ آپ کے ظہور کے اجماعی بیان یہ ہیں۔

۱) قیامت کی علامات صغریٰ ظاہر ہوجائیں گی۔

۲) نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔

۳) حرمین شریفین کے علاوہ تمام دنیا میں کفر کا تسلط ہوگا۔

۴) تمام ابدال اور اولیاء کرام تمام جگہوں سے ہجرت فرما کر حرمین شریفین تشریف لے جائیں گے اور صرف وہیں اسلام رہے گا اور تمام دنیا کفرستان ہوجائے گی۔

۵) رمضان المبارک کا مہینہ ہوگا۔

۶) تمام لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔

۷) امام مہدی تمام لوگوں کے ہمراہ ملک شام روانہ ہونگے۔

۸) امام مہدی اور نصاریٰ کے بیچ جنگ عظیم ہوگی اور چار روز بعد مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔

۹) قسطنطنیہ کو بھی فتح کریں گے۔

۱۰) اس جنگ کے ساتویں سال دجال ظاہر ہوگا۔

حضرت امام مہدی کی شناخت

حضور پرنور سید العالمین حضرت محمد ﷺ نے حضرت امام مہدی کا مفصل طور پر حلیہ بیان فرمایا اور آنے والے تمام واقعات سے آگاہ فرمادیا۔ تاکہ امّت مسلمہ مرزا غلام احمد قادیانی (دجال) جیسے فتنوں سے محفوظ رہ سکے۔ جو نشانیاں حضرت امام مہدی کی رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائیں وہ یہ ہیں۔

۱) ان کے پاس رسول اکرم ﷺ کا کرتہ، تیغ اور علم ہوں گے۔ یہ نشان آنحضرت ﷺ کے بعد کبھی نہ نکلا ہوگا۔ اس پر لکھا ہوا ہوگا البیعۃ للہ۔ (بیعت اللہ کے واسطے ہے)

۲) حضرت امام مہدی کے سر پر ایک بادل سایہ کرے گا۔ اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا ۔"یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے اس کی اتباع کرو"۔

۳) وہ ایک سوکھی شاخ خشک زمین میں لگائیں گے ہری ہوجائے گی اور اس میں برگ عبار آجائیں گے۔

۴) وہ کعبہ کے خزانوں کو نکال کر تقسیم کردیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول

قیامت کے قریب جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ جائے گا اور جب وہ ملک شام میں مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو مسلمانوں کو غیب سے آواز آئے گی "گھبراؤ نہیں، فریدرس آپہنچا"۔ اس وقت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اس طرح نزول فرمائیں گے کہ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اور زرد رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے ہونگے۔ دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر دین محمد مصطفیٰ ﷺ کے حاکم اور امام عادل و مجدد ملت ہو کر نزول فرمائیں گے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ تم میں نزول فرمائیں گے۔ جب ان کو دیکھو تو (اس حلیہ سے) پہچان لو۔ قد درمیانہ، رنگ سرخ و سفید ،لباس زردی مائل گویا ان کے سر سے باوجود تر نہ کرنے کے پانی ٹپکتا ہوگا۔ وہ دین اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ و قتال کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے تمام مذاہب کو محو کر دے گا صرف اسلام باقی رہے گا وہ دجال کو قتل کر دیں گے اور زمین پر چالیس سال تک قیام فرمائیں گے اور پھر وفات پائیں گے اور مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ

عالم اسلام کی متفقہ قرارداد:

ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۹۷۴ء مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی ممالک کے ۱۴۴ تنظیموں کا اجتماع منعقد ہوا۔ یہ افریقہ سے لے کر ایشیاء تک ایک ارب سے زائد مسلمانوں کا نمائندہ اجتماع تھا۔ اس اجتماع میں قادیانیت کو کفر قرار دیا گیا۔ اس اجماع امت کا متن مختصراً حسب ذیل ہے۔

قادیانی گروہ غیر مسلم ہے:

قادیانی گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا باقاعدہ اعلان کیا جائے اور ان پر مقامات مقدسہ حرمین شریفین وغیرہ میں داخلے پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ:

قادیانی گروہ کا اقتصادی، معاشرتی، اجتماعی، عائلی وغیرہ ہر میدان میں بائیکاٹ کیا جائے۔

قادیانی گروہ پر پابندی:

قادیانی گروہ کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور ان کے تمام وسائل اور ذرائع ضبط کیے جائیں اور حکومت میں کوئی اہم عہدہ قادیانیوں کو نہ دیا جائے۔

قادیانی گروہ کی تحریفات:

قادیانی گروہ کی قرآن میں تحریفات سے عوام کو خبردار کیا جائے اور ان کے تحریف شدہ قرآنی تراجم پر پابندی لگائی جائے۔

الحمدللہ: اس اجماع امت کے بعد اسلامی ممالک میں قادیانی گروہ پر پابندی لگ گئی اور ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور حرمین شریفین میں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔

اساتذہ کا کردار

بہت مخلص اور پاک بندے خدا کے — نشاں جن سے قائم ہیں صدق وصفا کے
نہ شہرت کے خواہاں، نہ طالب ثنا کے — نمائش سے بیزار دشمن ریا کے
خدا نے عطا کی ہے جوان کو قوت — سمائی ہے دل میں بہت اس کی عظمت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تخلیق کا مظہر قرار دیا ہے اور اس کو نقطہ کمال تک پہنچانے کے لئے معنوی نعمتوں سے سرفراز کیا ہے درحقیقت انسان دو حصوں کا مجموعہ ہے جسم اور روح۔ ان دونوں کو صحت مند بنانے کے لئے غذا کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جسم کی ضرورت خوراک، لباس اور مکان ہے۔ بغیر لباس، مکان اور خوراک کے جسم کو کامل اور محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اعلیٰ نعمتوں سے مالا مال کر رکھا ہے جس کی بدولت انسان تندرست اور توانا رہ سکتا ہے جبکہ دوسری طرف روح کی غذا کا نام ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہدایت یافتہ، کامل تربیت یافتہ بنانے اور انسانیت کو اعلیٰ اوصاف تک پہنچانے کے لئے اپنے نمائندے انبیاء اور اولیاء کی شکل میں بھیج کر انسان کو نقطہ کمال تک پہنچا کر کامیاب کیا۔ اسی ہدایت کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آج کے دور میں سنتِ الٰہی کا پرچار کرتے ہوئے تعلیمی ادارے اپنے فرائض منصبی خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ”مجھے معلم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے“۔ (بخاری شریف)

ایک جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھا دیا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا۔“

استاد قوم کا محسن ہے۔ استاد روحانی باپ کے درجہ پر فائز ہوتا ہے۔ استاد قوموں کی تعمیر اور اچھا معاشرہ تشکیل دینے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ استاد کا طرز فکر، پابندیٔ وقت، نرم مزاجی اور اعلیٰ اقدار بچوں کی تربیت میں تعمیری کردار ادا کرتا ہے۔ بدقسمتی سے مغربی، غیر اسلامی افکار اور معاشرتی برائیاں ہمارا تعاقب کر رہی ہیں۔ ہم تعلیم یافتہ تو ہیں مگر شعور، اخلاص، اخوت، جذبہ ایمان اور اخلاقی اقدار سے عاری ہیں۔ اسکی اہم وجہ مغربی ثقافتی یلغار، اسلام سے دوری اور محاصبہ نفس کا نہ ہونا ہے۔ ہم مسلمان ہیں مگر ہمارا لباس، ہمارا طرز زندگی مغربی تہذیب کو اجاگر کر رہا ہے۔ قرآن وسنت کا احترام تو ہے لیکن زندگی کا حصہ نہیں۔ موجودہ دور میں ہر شخص مصروف عمل ہے اور بچوں کو تعلیم وتربیت کے لئے تعلیمی اداروں کے حوالے کیا جا رہا ہے جہاں بچے ڈگریاں تو حاصل کرتے ہیں مگر ان کی زندگی میں اسلام کی روح نظر نہیں آتی اسکی اہم وجہ دورِ حاضر کا غیر معیاری غیر اسلامی تعلیمی نظام ہے جس سے بچوں میں تربیت کا فقدان اور بنیادی اسلامی عقائد سے دوری ہے اور اسکا فائدہ طاغوتی قوتیں اٹھا رہی ہیں۔ جن کا بنیادی مقصد اسلام کی تصویر کو مسخ کرنا، فتنہ انگیزی اور عقائد میں ردوبدل کرنا ہے۔ جسکا مظہر قادیانی کی صورت میں ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے تعلیمی اداروں میں بچوں کو دنیا کے تمام طور طریقے سکھائے جا رہے ہیں لیکن ارکانِ اسلام اور اسلام کے بنیادی عقائد کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔

بحیثیت استاد اور مسلمان ہمارا فریضہ ہے کہ ہم اپنی نسل کو اسلام کے صحیح تشخص سے روشناس کروائیں یہ اس وقت ہی ممکن ہوسکتا ہے جب استاد اور شاگرد کا باہمی تعلق عزت واحترام پر مبنی ہو۔ ہمیشہ نرم زمین سے بیج اُگتے ہیں اور اسی سے پھل پیدا ہوتے ہیں سخت زمین سے نفع بخش پیداوار کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح الفاظ سے زیادہ لہجہ انسانی شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

دورِ حاضر کا بڑا فتنہ قادیانیت ہے جو اسلام کی اساس کو بہت نقصان پہنچا رہا ہے۔ جو بہت ہی منظّم انداز

میں ہمارے معاشرے بالخصوص طالبعلموں میں اپنی جڑیں مضبوط کر رہا ہے۔ جو کہ نوجوان طالبعلموں کو روزگار، بیرون ملک تعلیم اور دولت کا لالچ دیکر انکے ایمانوں پر قاتلانہ حملے کر رہے ہیں۔ ان کی مکمل مالی معاونت اور سرپرستی یہودی اور مغربی عناصر کر رہے ہیں۔ اب اساتذہ کو یکجا ہوکر اپنے طالبعلموں کو اس فتنہ سے محفوظ کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں درسگاہ اور اساتذہ ملکر اس فتنے کو جڑ سے ختم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ استاد کم از کم روزانہ کی بنیاد پر ایک حدیث ختم نبوت کے حوالے سے بچوں کو بتائیں۔ وقتاً فوقتاً آپ ﷺ کی سیرت کے اور آپ ﷺ کے اصحاب کے بارے میں کوئی واقعہ پیش کریں۔ اس ضمن میں مہینے میں ایک دن ختم نبوت کے حوالے سے سیمینار منعقد کریں اگر ایسا ممکن نہ تو اپنے لیکچرز کے دوران قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔ باطل کی مکاریوں اور سازشوں کو بے نقاب کریں۔ اپنے شاگردوں میں حق وباطل کے فرق کو محسوس کرنے کی صلاحیت کو بڑھائیں۔ اگر ہم پیش کردہ تجاویز کو اپنا معمول بنالیں تو انشاءاللہ ہماری آنے والی نسلوں کے دل ودماغ میں یہ بات نقش ہوجائے گی کہ ”حضرت محمد ﷺ ہی اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں ان کے بعد اب کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔“

وہ دانائے سُبل، ختم الرسّل، مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل، وہی آخر
وہی قرآں، وہی فُرقاں، وہی یٰسیں، وہی طٰہٰ

(شاعر مشرق علامہ اقبال)